بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد کے لیے وصیت کی گئی تو وہ مال غریب کو دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر عورت نے یہ وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میرے اس زیور کو مسجد میں دے دینا، اور وہ زیور اس کے کل مال کی تہائی کے اندر اندر رہی ہے۔ اب اس کی وفات کے بعد اس کے ورثاء یہ چاہتے ہیں کہ وصیت والے زیور کو مسجد میں دینے کے بجائے اپنے ایک بیمار غریب رشتہ دار کو دے دیں تاکہ وہ اپنی کا علاج کروا سکے۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا ورثہ کو اس بات کی اجازت ہے؟

جواب

مسجد میں اپنا مال دینے کی وصیت شرعا درست ہے اور صورت مسئولہ میں اس عورت نے جب مسجد کے لیے اپنے زیور کی وصیت کی تھی تو ایسی صورت میں اس زیور کو مسجد میں ہی دیا جائے گا، مسجد کے بجائے

کسی غریب بیمار کو نہیں دیں گے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "ولو أوصی بأن ینفق ثلثه علی المسجد جاز و یصرف علی عمارته وسراجه" ترجمہ: اور اگر کسی نے وصیت کی کہ اس کے مال کے تہائی کو مسجد پر خرچ کیا جائے تو یہ درست ہے اور اس کی عمارت اور اس کے چراغ پر صرف کیا جائے گا۔ (فتاوی ہندیہ، ج 06، ص 96، کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا "زید نے اپنی جائداد کے کرایہ کی آمدنی میں یہ وصیت کی کہ کچھ رقم معین مکہ شریف و مدینہ شریف و بغداد شریف کے سادات کو دی جائے اور باقی رقم میں چند ایام مقررہ میں طعام پکا کر مساکین کو کھلایا جائے اور کچھ رقم معین دو مسجدوں میں دی جائے مگر بعد فوت زید کے اس جائداد کے متولیان یہ کرتے ہیں کہ بجائے سادات کے امیروں کی سفارش سے اس رقم کو واسطے شادی کر دینے ان لڑکیوں کے جن کے والدین غریب ہیں دیتے ہیں ور دیگر رقم معین کو دو مسجدوں میں دیتے ہیں اور باقی رقم معین میں چند ایام مقررہ میں طعام پکار کر تھوڑا مساکین میں اور تھوڑا ذی ثروت لوگوں کو کھلاتے ہیں۔ زید کی وصیت کے بموجب کیا جائے وہ درست ہے یا جو متولیان کرتے ہیں وہ درست ہے؟ جو کار خیر ہو، موافق حکم شریعت جواب عنایت ہو۔"

اس کے جواب میں فرمایا: **"جو رقم اس نے دونوں مسجدوں کے لئے معین کی ہے وہ انہیں کو دی جائے گی،** جو رقم اس نے مساکین کے کھانے کے لئے معین کی ہے اس میں سے اہل ثروت کو دینا درست نہیں، اور جو رقم سادات حرمین طیبین و بغداد مقدس کے لئے معین کی ہے اگر انہیں بلاد طیبہ کے سادات مساکین

کو بھیجی جائے تو بہتر ہے ورنہ یہاں کے مساکین پر بھی صرف ہو سکتی ہے قید بلاد کا اتباع ضروری نہیں۔ "
(فتاوی رضویہ، ج25، ص648، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : Lar-11003

تاریخ اجراء : 02 جمادی الاولی 1443ھ/07 دسمبر 2021ء